وطن اقامت میں سامان رکھا ہو، تو پھر بھی سفر شرعی سے باطل ہو جائے گا؟

مجیب: محمد عرفان مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: 122

تاریخ اجراء: 21 جمادی الثانی 1443ھ / 25 جنوری 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ علمائے کرام سے سُن رکھا تھا کہ کسی کی وطن اقامت میں پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہے، تو اس کے لئے وہاں قصر نماز ہو گی۔ اب ایک مفتی صاحب نے بتایا کہ وطن اقامت میں اگر اس کا ایک کمرہ ہے، جس میں اس کا ضروریات کا سامان ہے اور اس کی چابی بھی اس کے پاس ہے، تو اگر کسی بھی وقت اس نے وہاں پندرہ دن رہنے کی نیت کر لی تو مقیم ہو جائے گا۔ وطنِ اقامت، وطنِ اصلی میں آنے جانے کی وجہ سے باطل نہ ہو گا۔ وطن اصلی سے وطن اقامت میں آتے ہی وہ مقیم ہو جائے گا، اگرچہ وطن اقامت میں اس نے پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت کی ہو۔

ان کی دلیل بحر کا یہ جزئیہ ہے: "وفی المحیط: ولو کان لہ اھل بالکوفۃ واھل بالبصرۃ، فمات اھلہ بالبصرۃ لا تبقی وطنالہ، وقیل: تبقی وطنا، لانھا کانت وطنالہ بالاھل والدار جمیعا فبزوال احدھما لا یرتفع الوطن، کوطن الاقامۃ یبقی ببقاء الثقل وان اقام بموضع آخر۔ ملخصا" ترجمہ: اور محیط میں ہے: اگر کسی کی ایک بیوی کوفہ میں اور ایک بیوی بصرہ میں ہو، پھر بصرہ والی بیوی فوت ہو جائے، تو بصرہ اس کا وطن باقی نہ رہے گا اور کہا گیا ہے کہ بصرہ وطن باقی رہے گا، کیونکہ وہ اس کی بیوی اور گھر دونوں کی وجہ سے اس کا وطن تھا، تو ان میں سے ایک کے ختم ہونے سے وطن ختم نہیں ہو گا۔ جیسے وطن اقامت سامان کے باقی رہنے سے باقی رہتا ہے، اگرچہ دوسرے مقام پر اقامت اختیار کی ہو۔ (بحرالرائق، جلد2، صفحہ239، مطبوعہ کوئٹہ)

اس سے دلیل یوں لی گئی ہے کہ: صاحبِ بحر نے تصریح کی ہے کہ بقاء ثقل یعنی سامانِ رہائش وغیرہ کے باقی رہنے سے وطن اقامت باقی رہتا ہے، اگرچہ دوسری جگہ سفر اختیار کر لے۔

اور دوسری دلیل بدائع کا یہ جزئیہ ہے:" وینقض بالسفر ایضا، لان توطنه فی هذا المقام لیس للقرار، ولکن لحاجة، فاذا سافر منه یستدل به علی قضاء حاجته فصار معرضا عن التوطن به فصار ناقضاً له دلالة" ترجمہ: اور وطن اقامت، سفر سے بھی ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ اس کا اس مقام پر وطن بنانا ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ حاجت کے لیے ہے پس جب وہ اس مقام سے سفر کرے گا، تو اس سے اس کی حاجت پوری ہونے پر دلیل پکڑی جائے گی، تو وہ اس جگہ کو وطن بنانے سے اعراض کرنے والا ہو جائے گا اور اس وطن کو دلالۃً ختم کرنے والا ہو جائے گا۔ (بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 498، مطبوعہ کوئٹہ)

اس سے دلیل یوں لی گئی ہے کہ: امام کاسانی رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ تعلیل سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وطن اقامت کو باطل کرنے والے سفر سے مراد یہ ہے کہ اب یہاں رہائش کی حاجت نہ رہے اور جانے والا اس مقام کی وطنیت کو ختم کر دے اور یہ اس سفر میں ہوتا ہے جو کہ بصورت ارتحال ہوتا ہے اور وطن اقامت میں کچھ بھی نہ رہے۔ اس کے برخلاف جس شہر یا جگہ میں کامل رہائش ہے، رہائش کی نیت بھی ہے اور رہائش کا سامان بھی وہیں ہے، اگرچہ وہ اس کا وطن اصلی نہیں ہے، تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس شخص نے اپنا وطن اقامت ختم نہیں کیا۔

اس پس منظر میں چند سوالات کے جوابات درکار ہیں:

(1) کیا ایسا ہے کہ سامان کی وجہ سے وطن اقامت باقی رہتا ہے، باطل نہیں ہوتا، اگرچہ وہ وہاں سے سفر شرعی کی مسافت پر چلا جائے یا وطن اصلی میں بھی چلا جائے؟

(2) اگر ایسا نہیں ہے تو پھر جو جزئیات اوپر مذکور ہوئے ان کا کیا جواب ہوگا؟

(3) ایک دینی طالب علم جو کم از کم ایک سال تک کسی مدرسہ میں قیام کا ارادہ رکھتا ہو، اور وہ ایک بار پندرہ دن سے زائد کی نیت سے مذکورہ مدرسہ میں قیام کر چکا ہے۔ اور وہ مدرسہ اس کے وطن سے شرعی مسافت پر ہو، اب اگر وہ مدرسہ میں پندرہ دن سے کم کی نیت سے آئے، تو کیا مدرسہ میں قصر نماز پڑھے یا پوری؟ جبکہ وہ مدرسہ کے جس کمرہ میں رہتا ہے اس کے مشترکہ تالے کی ایک چابی اس کے پاس ہے، اس کا ذاتی بستر، چارپائی، پیٹی اور کپڑوں کا بیگ وغیرہ مدرسہ میں ہوتا ہے۔ یہی معاملہ اگر کسی ملازم کے ساتھ پیش آئے کہ وہ سفر شرعی کی مسافت پر موجود اپنی جائے ملازمت پر مالک کی طرف سے ملنے والا ایک عارضی کمرہ رکھتا ہے، جس میں اس کا سامان وغیرہ ہے اور وہاں ایک مرتبہ

وہ وطن اقامت اختیار کرلیتا ہے، تو اب وہاں سے اپنے وطن اصلی مسافت شرعی کی مدت پر جانے کی صورت میں اس کا وطن اقامت باطل ہو گا یا نہیں؟

(4) اب تک اگر وہ طالب علم شرعی مسافت طے کر کے، پندرہ دن سے کم رہنے کی صورت میں قصر نمازیں پڑھتا اور پڑھاتا رہا، تو اس کی ان گزشتہ نمازوں کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) وطن اقامت کے ختم ہونے کے لیے تین میں سے ایک شرط پائی جائے، تو وہ ختم ہو جاتا ہے۔

(الف) کسی اور جگہ کو وطن اقامت بنا لینا۔

(ب) وطن اقامت سے سفر شرعی اختیار کرنا۔

(ج) وطن اصلی چلے جانا۔

محیط رضوی میں ہے: "ووطن الاقامة يبطل بالوطن الاصلی وبوطن الاقامة لانه مثله وبانشاء السفر" ترجمہ: اور وطن اقامت باطل ہو جاتا ہے وطن اصلی کے ساتھ اور وطن اقامت کے ساتھ کیونکہ یہ اس کی مثل ہے اور سفر کرنے کے ساتھ۔ (المحیط الرضوی، کتاب الصلاۃ، جلد 01، صفحہ 387، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جب ان تینوں میں سے کوئی ایک شرط پائی جائے گی، تو وطن اقامت باطل ہو جائے گا، اگرچہ اس کا سامان وہاں پر موجود ہو۔ سامان کا موجود رہنا، اس وقت تک کفایت کرے گا، جب تک ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی شرط نہ پائی جائے، جب ان تینوں میں سے کوئی ایک شرط پائی جائے گی، تو اب سامان کا وطن اقامت میں ہونا کوئی فائدہ نہیں دے گا، وطن اقامت باطل ہو جائے گا۔

اس پر ایک دلیل یہ ہے کہ وطن کی ایک قسم کا نام ہے "وطن سُکنیٰ" یعنی وطن اصلی کے علاوہ کسی مقام پر پندرہ دن سے کم رہنا۔

حلبۃ المجلی میں ہے: "الاوطان عند الجمهور ثلاثة: وطن اصلی ووطن اقامة ووطن سكنى: وهو ماينوى الاقامة فيه اقل من خمسة عشر۔ ملخصاً" ترجمہ: جمہور کے نزدیک وطن تین اقسام کے ہیں: وطن

اصلی، وطن اقامت اور وطن سکنی اور یہ وہ ہے جس میں پندرہ دن سے کم اقامت کی نیت کرے۔(حلبة المجلی، فصل فی صلاۃ المسافر، جلد02، صفحہ 529، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اگر کوئی وطن سکنی میں اپنا سامان رکھ کر چلا جائے اور کسی اور مقام پر وطن سکنی بنالے، تو اب اس کا پہلا وطن سکنی باطل ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کا سامان پہلے وطن سکنی میں باقی ہے اور اگر وہ سفر شرعی سے کم مسافت پر جائے اور وطن سکنی بنانے سے پہلے لوٹ آئے، تو اس کا پہلا وطن سکنی باقی رہے گا۔

چنانچہ بحر الرائق میں جس محیط رضوی کے حوالے سے وہ مسئلہ ذکر ہوا، جسے سوال میں ذکر کیا گیا ہے، اسی محیط رضوی میں وطن سکنی والا مسئلہ یوں مذکور ہے:

"کوفی خرج الی القادسیة لحاجة، ثم خرج منها الی الحیرة لحاجة ثم خرج منها یرید الشام **وله بالقادسیة ثقل یرید ان یحمله فمر بها یصلی رکعتین** لان وطنه بالقادسیة کانت وطن سکنی وقد ظهر له بالحیرة وطن سکنی فیبطل به الاول، ولو خرج من القادسیة الی الحیرة فقبل ان یصل الی الحیرة رجع الی القادسیة لیحمل ثقله منها ویرتحل الی الشام صلی اربعا بالقادسیة لانه لم یظهر له بالحیرة وطن سکنی آخر مالم یدخلها فلا یبطل وطنه السکنی بالقادسیة کما لو خرج منها لبول او غائط اولیشیع جنازة اولاستقبال قادم لا یبطل وطنه بالقادسیة" ترجمہ: کوفہ کا رہنے والا کسی حاجت سے قادسیہ کی طرف گیا، پھر وہاں سے حیرہ کی طرف کسی حاجت سے گیا، پھر وہاں سے شام کے ارادے سے نکلا اور قادسیہ میں اس کا سامان ہے، وہ اسے اٹھانا چاہتا ہے، پس وہ قادسیہ سے گزرا، تو دو رکعتیں پڑھے گا، کیونکہ قادسیہ میں اس کا وطن، وطن سکنی تھا اور حیرہ میں اس کا وطن سکنی ثابت ہو گیا، تو اس کی وجہ سے پہلا وطن سکنی باطل ہو جائے گا اور اگر قادسیہ سے حیرہ کی طرف نکلا، پس حیرہ پہنچنے سے پہلے ہی قادسیہ کی طرف واپس لوٹا، تاکہ وہاں سے اپنا سامان اٹھائے اور شام کی طرف کوچ کرے، تو قادسیہ میں چار رکعات ادا کرے گا، کیونکہ جب تک وہ حیرہ میں داخل نہیں ہوا، تو حیرہ میں اس کا دوسرا وطن سکنی ثابت نہیں ہوا، پس اس کا قادسیہ کا وطن سکنی باطل نہیں ہو گا۔ جیسے اگر وہ قادسیہ سے پیشاب، پاخانہ کے لیے یا جنازے میں شرکت یا کسی آنے والے کا استقبال کرنے کے لیے نکلتا، تو اس کا قادسیہ والا وطن باطل نہ ہوتا۔(المحیط الرضوی، جلد01، صفحہ 387-388، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس سے واضح ہوا کہ سامان کا باقی رہنا اس وقت تک کفایت کرے گا جب تک کہ پہلا وطن باطل نہ ہو جائے، جب پہلا وطن باطل ہو جائے، تو اب سامان کا باقی رہنا کفایت نہیں کرے گا، لہذا ہماری صورت میں بھی جب تک وطن

اقامت باطل نہیں ہو گا، اس وقت تک سامان کا اس مقام پر رہنا کفایت کرے گا، لیکن جب تین شرائط میں سے کسی ایک کے ساتھ وطن اقامت باطل ہو جائے گا، تو اب سامان کا وہاں رہنا مفید نہیں ہو گا۔

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:"إن وطن السكنى ينتقض بالكل، صورته رجل خرج من النيل وهو سواد الكوفة وبينهما أقل من مسيرة ثلاثة أيام ونزل بالكوفة ثقلة، ثم خرج من الكوفة إلى القادسية يطلب غريمه، ثم خرج من القادسية يريد الشام، ويريد أن يمر بالكوفة، فإنه يصلي بالكوفة ركعتين، لأن **وطن سكناه بالقادسية أبطل وطن سكناه بالكوفة بتركه متاعه فيها**، فإن نوى بالقادسية أن يقيم بها خمسة عشر يوما بطل سكناه بالكوفة، لأن وطن السكنى يبطل بوطن الإقامة، وكذلك إذا انتقل إلى القادسية بأهله ومتاعه يصلي بالكوفة ركعتين، لأن وطن السكنى يبطل بالوطن الأصلي"

ترجمہ: وطن سکنی، وطن کی تمام اقسام سے باطل ہو جاتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ: ایک شخص نیل سے نکلا اور نیل کوفہ کا گاؤں ہے، اور کوفہ اور نیل کے درمیان تین دن کی مسافت سے کم سفر ہے، اور کوفہ میں اس نے سامان کے ساتھ پڑاؤ کیا، پھر اپنے مقروض کی تلاش میں کوفہ سے قادسیہ کی طرف نکلا، پھر قادسیہ سے شام کے ارادے سے نکلا اور کوفہ پر گزرنا چاہتا ہے تو وہ کوفہ میں دو رکعتیں پڑھے گا، کیونکہ کوفہ میں سامان چھوڑنے کے ساتھ، اس نے جو وطن سکنی بنایا تھا، اسے قادسیہ کے وطن سکنی نے باطل کر دیا، اور اگر قادسیہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت کرے تب بھی اس کا کوفہ کا وطن سکنی باطل ہو جائے گا، کیونکہ وطن سکنی، وطن اقامت سے باطل ہو جاتا ہے اور اسی طرح جب قادسیہ اپنے اہل اور سامان کے ساتھ منتقل ہو جائے، تو کوفہ میں دو رکعتیں ادا کرے گا، کیونکہ وطن سکنی، وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، جلد 03، صفحہ 272، مطبوعہ ملتان)

اس سے بھی واضح ہوا کہ سامان چھوڑنا اس وقت تک کفایت کرتا ہے، جب تک پہلا وطن باطل نہ ہوا ہو، جب کسی طریقے سے پہلا وطن باطل ہو جائے، خواہ اسی کے مثل وطن کے ذریعے تو اب وہاں سامان رہنا کفایت نہیں کرے گا۔ نیز اس سے یہ بھی پتا چلا کہ وطن باطل ہونے کی وہی معروف صورتیں ہیں کہ اپنے مثل سے یا اپنے سے زائد والی صورتوں وغیرہ کے ساتھ باطل ہو جاتا ہے، اگرچہ پہلے وطن میں سامان موجود ہو۔

فتاویٰ رضویہ میں اس حوالے سے واضح طور پر موجود ہے کہ وطن اقامت میں اگرچہ گھر والے بھی ہوں، تب بھی سفر شرعی کی مسافت طے کر کے واپس وطن اقامت میں آئے گا، تو دوبارہ وطن اقامت بنانے کے لیے پندرہ دن قیام کی نیت کرنی ہو گی۔

چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں سوال ہوا: "کوئی شخص اپنے وطن اصلی سے سفر کر کے دوسری جگہ میں جو سفر شرعی تین منزل سے زائد ہے بضرورت تعلقات تجارت یا نوکری وغیرہ کے جارہا ہو، مگر اہل وعیال اس کے وطن اصلی میں ہوں اور اکثر قیام اُس کا وطن ثانی میں رہنا ہو گاہی، سال بھر میں مہینہ دو مہینہ کے واسطے اہل وعیال میں بھی رہ جاتا ہو یا بعض اہل کو ہمراہ لے جائے اور بعض کو وطن چھوڑ جائے یا کل متعلقین ہمراہ لے جائے صرف مکانات وغیرہ کا تعلق وطن اصلی میں باقی ہو اور ان سب صورتوں میں ان کا زیادہ تر اور اکثر قیام وطن ثانی میں رہتا ہے اور کم اتفاق رہنے کا وطن اصلی میں ہوتا ہے اور بظاہر وجہِ قیام ثانی کے وہی تعلقات جدید ہیں اور درصورت قطع تعلقات جدیدہ کے وطن اصلی میں واپس آجانے کا بھی قصد رکھتا ہے، ایسی صورت میں یہ شخص کہیں سے سفر کرتا ہوا وطن ثانی میں آئے اور ۱۵ روز قیام کا قصد نہ رکھتا ہو، توصلاۃ رباعیہ کو پورا پڑھے مثل وطن اصلی کے یا قصر کرے مثل مسافروں کے؟ بینوا توجروا"

اس کے جواب میں فرمایا: "جبکہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے نہ وہاں اس نے شادی کی نہ اسے اپنا وطن بنالیا یعنی یہ عزم نہ کرلیا کہ اب یہیں رہوں گا اور یہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا، بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بربنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے، تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ **اگرچہ وہاں برائے چندے یا تا حاجت اقامت بعض یا کل اہل وعیال کو بھی لے جائے کہ بہر حال یہ قیام ایک وجہ خاص سے ہے نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں سفر سے آئے گا جب تک ۱۵ دن کی نیت نہ کرے گا قصر ہی پڑھے گا کہ وطن اقامت سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 08، صفحہ 271، مطبوعہ رضافاونڈیشن، لاہور)

(2) سوال میں ذکر کردہ جزئیات کا جواب:

(الف) بحر الرائق کے جزئیہ کا جواب: اس میں جو یہ عبارت ہے: "**کوطن الاقامۃ یبقی ببقاء الثقل وان اقام بموضع آخر**" (جیسے وطن اقامت سامان کے باقی رہنے سے باقی رہتا ہے، اگرچہ دوسرے مقام پر اقامت اختیار کی ہو۔) اس کی وضاحت یہ ہے کہ:

اوپر جو ہم نے تفصیل ذکر کی، اس کے مطابق جب تک پہلا وطن باطل نہ ہوا ہو، تب تک وہاں سامان باقی رہنا کفایت کرتا ہے، لیکن اگر پہلا وطن باطل ہو جائے، تو پھر سامان باقی رہنا کفایت نہیں کرتا۔ اس تفصیل کے مطابق بحر کے جزئیہ میں یہ وضاحت نہیں ہے کہ دوسرے مقام پر اقامت اس طریقے سے اختیار کی گئی کہ جس سے وطن

اقامت باطل ہو سکتا ہے (یعنی سفر شرعی کر کے یا دوسرے مقام پر پندرہ دن یا زائد رہنے کی نیت کے ساتھ یا وطن اصلی میں جا کر)، لہٰذا اس سے مفتی صاحب کا استدلال بھی نہیں ہو سکتا، بلکہ اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق تو یہاں دوسرے مقام پر اقامت سے مراد یہی ہو گا کہ سفر شرعی کیے بغیر، وطن اصلی کے علاوہ پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے دوسرے مقام پر اقامت اختیار کی یعنی وطن سکنی بنایا، تو اس سے وطن اقامت باطل نہیں ہو گا، کیونکہ وطن اقامت باطل کرنے والی تین شرطوں میں سے کوئی بھی نہیں پائی گئی۔

ردالمحتار میں ہے: "(قوله والأصل أن الشيء يبطل بمثله) كما يبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي ووطن الإقامة بوطن الإقامة ووطن السكنى بوطن السكنى، وقوله: وبما فوقه أي كما يبطل وطن الإقامة بالوطن الأصلي و كما يبطل وطن السكنى بالوطن الأصلي وبوطن الإقامة، وينبغي أن يزيد وبضده كبطلان وطن الإقامة أو السكنى بالسفر فإنه في البحر علل لذلك بقوله لأنه ضده (قوله لا بما دونه) كما لم يبطل الوطن الأصلي بوطن الإقامة ولا بوطن السكنى ولا بإنشاء السفر و كما لم **يبطل وطن الإقامة بوطن السكنى** "ترجمہ: اور اصل یہ ہے کہ شے اپنی مثل کے ساتھ باطل ہو جاتی ہے جیسے وطنِ اصلی، وطنِ اصلی سے باطل ہو جاتا ہے اور وطن اقامت، وطن اقامت سے باطل ہو جاتا ہے اور وطن سکنی، وطن سکنی سے باطل ہو جاتا ہے اور شے اپنے سے بڑھ کر شے کے ساتھ بھی باطل ہو جاتی ہے جیسے وطن اقامت، وطن اصلی کے ساتھ باطل ہو جاتا ہے اور جیسے وطن سکنی، وطن اصلی اور وطن اقامت کے ساتھ باطل ہو جاتا ہے اور یہ اضافہ بھی ہونا چاہیے اور اپنی ضد کے ساتھ بھی شے باطل ہو جاتی ہے جیسے وطن اقامت یا سکنی کا سفر سے باطل ہونا کہ بحر میں اس کی علت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ سفر، اقامت کی ضد ہے۔ شے اپنے سے کم درجہ شے کے ساتھ باطل نہیں ہوتی جیسے وطن اصلی، وطن اقامت سے بھی باطل نہیں ہوتا اور وطن سکنی سے بھی باطل نہیں ہوتا اور سفر کرنے سے بھی باطل نہیں ہوتا **اور جیسے وطن اقامت، وطن سکنی سے باطل نہیں ہوتا۔** (ردالمحتار، جلد2، صفحہ 741، مطبوعہ کوئٹہ)

(ب) بدائع کے جزئیہ کا جواب:

فقہائے کرام نے سفر شرعی سے وطن اقامت باطل ہونے کی مختلف طریقے سے تعلیل فرمائی ہے، جن میں سے ایک تعلیل وہی ہے، جو بدائع میں ہے اور ایک تعلیل دوسری کتب میں یہ فرمائی گئی کہ سفر، اقامت کی ضد ہے، اور شے کا اپنی ضد کے ساتھ وجود نہیں رہتا، لہٰذا جب سفر پایا گیا، تو اقامت باطل ہو جائے گی۔ جیسے اوپر ردالمحتار میں بحر کے

حوالے سے گزرا۔ نیز محیط رضوی میں ہے:"و وطن الاقامة یبطل ۔۔۔ بانشاء السفر لانه ضده والشئی لایبقی مع وجود ضده "ترجمہ: اور وطن اقامت سفر کی ابتدا کرنے سے باطل ہو جاتا ہے، کیونکہ سفر، اقامت کی ضد ہے اور شے اپنی ضد کے پائے جانے کی صورت میں باقی نہیں رہتی۔(المحیط الرضوی، کتاب الصلاۃ، جلد 01، صفحہ 387، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

یہ دوسری تعلیل اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جب بھی سفر پایا جائے گا، تو اقامت باطل ہو جائے گی، اگرچہ وطن اقامت میں اس کا سامان بھی موجود کیوں نہ ہو، کیونکہ اس صورت میں بھی سفر اقامت کی ضد ہی ہے۔ اور بدائع کی تعلیل اس کے مخالف نہیں، کیونکہ بدائع میں یہ کہا گیا ہے کہ "بندہ وطن اقامت سے سفر تبھی کرتا ہے، جب اس کی حاجت پوری ہو جائے تو سفر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حاجت پوری ہو چکی۔"

اس کی وضاحت یہ ہو سکتی ہے کہ جیسے سفر میں مشقت ہونے کے باعث کئی رخصتیں ہیں، مثلاً: نماز میں قصر کرنے اور روزہ افطار کرنے وغیرہ کی لیکن سفر کو مشقت کا قائم مقام کر دیا گیا، تو اب اگرچہ بظاہر کوئی انتہائی آرام دہ سفر اختیار کرے، تب بھی مذکورہ بالا رخصتیں اس کو ملیں گی، اسی طرح سفر کو حاجت پوری ہونے کے قائم مقام کر دیا گیا کہ سفر کرنا ہی اس بات کی دلیل ہو گا کہ اس کی حاجت پوری ہو چکی ہے، لہٰذا یہ سفر کو ختم کرنا چاہتا ہے، اسی وجہ سے سفر کرنے کو دلالۃ وطن ختم کرنا، قرار دیا گیا ہے۔

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:"ثم لما أقیم حولان الحول مقام الاستنماء فبعد ذلك لم یعتبر حقیقة الاستنماء حتی إذا ظهر النماء أو لم یظهر یجب الزکاة کالسفر لما أقیم مقام المشقة لم یعتبر حینئذ وجود المشقة فکذلك هاهنا "ترجمہ: پھر جب حولان حول (سال گزرنے) کو اضافہ حاصل کرنے کے قائم مقام کر دیا گیا، تو اس کے بعد حقیقتاً اضافہ حاصل کرنے کا اعتبار نہیں رہا، یہاں تک کہ جب سال گزر جائے، اضافہ ہو یا نہ ہو زکوۃ لازم ہو جائے گی جیسے سفر کو جب مشقت کے قائم مقام کر دیا گیا، تو اب مشقت کے پائے جانے کا اعتبار نہیں ہے پس اسی طرح یہاں بھی ہو گا۔(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الزکاۃ، جلد 04، صفحہ 09، مطبوعہ ملتان)

مزید یوں بھی وضاحت ہو سکتی ہے کہ ہر دفعہ کی اقامت میں انسان کی حاجت ایک نئی حاجت ہو گی، جب ایک دفعہ اقامت کرنے کے بعد وہ سفر کرے گا، تو یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ پہلی حاجت اس کی مکمل ہو چکی ہے۔ اب نئی حاجت تب متحقق ہو گی، جب وہ دوبارہ وہاں پر پندرہ دن یا اس سے زائد اقامت اختیار کرے۔

(3)طالب علم ہو یا ملازم جب اس نے ایک دفعہ اپنی جائے اقامت کو وطن اقامت بنالیا، تو وہ اس وقت تک وطن اقامت رہے گا، جب تک اوپر ذکر کردہ تین شرطوں میں سے کوئی بھی نہ پائی جائے، لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک پائی گئی یعنی سفر شرعی کرلیا یا وطن اصلی چلا گیا یا دوسرا وطن اقامت بنالیا، تو پہلا وطن اقامت باطل ہو جائے گا، اگرچہ وہاں پر اس کا سامان وغیرہ بھی موجود ہو، اب جب دوبارہ اس مقام پر پہنچے گا، تو پندرہ دن یا اس سے زائد رہنے کی نیت کرے گا، تو ہی دوبارہ وطن اقامت ہو گا ورنہ نہیں ہو سکے گا اور مسافت شرعی پائی گئی تو نماز میں قصر ہی کرے گا۔ جیسے فتاویٰ رضویہ میں ہے: "جبکہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے، نہ وہاں اس نے شادی کی، نہ اسے اپنا وطن بنالیا یعنی یہ عزم نہ کرلیا کہ اب یہیں رہوں گا اور یہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا، بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بربنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے، تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ **اگرچہ وہاں برائے چندے یا تا حاجت اقامت بعض یا کل اہل وعیال کو بھی لے جائے کہ بہر حال یہ قیام ایک وجہ خاص سے ہے نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں سفر سے آئے گا جب تک ۱۵ دن کی نیت نہ کرے گا قصر ہی پڑھے گا کہ وطن اقامت سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 08، صفحہ 271، مطبوعہ رضافاونڈیشن، لاہور)

(4)جب وہ طالب علم شرعی مسافت طے کرکے اس مدرسہ میں صرف تعلیم کی غرض سے عارضی طور پر آیا اور پندرہ یا اس سے زائد دن رہنے کی نیت نہیں تھی، تو اس پر چار رکعتی فرض نماز کو قصر پڑھنا لازم تھا، لہٰذا اس صورت میں اس نے جتنی چار رکعتی فرض نمازیں قصر نمازیں پڑھیں وہ درست ہوئیں اور قصر پڑھانے کے حوالے سے یہ تفصیل ہے کہ جن کو پڑھائی اگر وہ بھی مسافر تھے، تو یہ بھی ٹھیک ہے اور اگر پڑھنے والے سارے یا بعض مقیم تھے اور اس نے قصر پڑھ کر سلام پھیر دیا، مقیم نمازیوں نے بقیہ اپنی رکعتیں شرعی طریقے پر مکمل کیں، تو وہ بھی درست ہو گئیں۔ اور اگر مقیم نمازیوں نے دو پر ہی سلام پھیر دیا تو ان کی نماز نہیں ہوئی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم